تفسیر دُرِّ منثور مترجم

جلد دوم

تالیف

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ ○ محمد بوستان ○ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

نام کتاب	تفسیر در منثور مترجم (جلد دوم)
مصنف	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ متن قرآن مجید	ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مولانا سید محمد اقبال شاہ، مولانا محمد بوستان، مولانا محمد انور مگھالوی
	من علماء دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر نگرانی	ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ شریف
	قاری اشفاق احمد خان، انور سعید، لاہور
سال اشاعت	نومبر 2006ء
ناشر	الحاج محمد حفیظ البرکات شاہ
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z 31
قیمت	کامل سیٹ

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

فہرست مضامین

آل عمران	9
الم ۚ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم	10
ھو الذی انزل علیک الکتب	14
ربنا لا تزغ قلوبنا	24
ربنا انک جامع الناس لیوم لا ریب فیہ	28
کداب ال فرعون	28
قل للذین کفروا ستغلبون	28
زین للناس حب الشھوت	30
قل اؤنبئکم بخیر من ذلکم	33
شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو	35
ان الذین یکفرون بایت اللہ	39
الم تر الی الذین اوتوا نصیبا من الکتب	41
قل اللھم ملک الملک	42
لا یتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء من دون	46
قل ان تخفوا ما فی صدورکم او تبدوہ یعلمہ اللہ	47
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم	48
ان اللہ اصطفی ادم ونوحا وال ابرھیم وال عمرن	50
فتقبلھا ربھا بقبول حسن وانبتھا نباتا حسنا	56
ھنالک دعا زکریا ربہ	59
فنادتہ الملئکۃ وھو قائم یصلی فی المحراب	59
قال رب انی یکون لی غلم	64
واذ قالت الملئکۃ یمریم ان اللہ اصطفک	66
ویکلم الناس فی المھد وکھلا ومن الصلحین	72
ویعلمہ الکتب والحکمۃ	73
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حکیمانہ باتیں	76
ورسولا الی بنی اسراءیل	90
ومصدقا لما بین یدی من التورىۃ	98
فلما احس عیسی منھم الکفر	99
ربنا امنا بما انزلت	101
اذ قال اللہ یعیسی انی متوفیک	102
ذلک نتلوہ علیک	105
قل یاھل الکتب تعالوا الی کلمۃ	112
یاھل الکتب لم تحاجون فی ابرھیم	114
ما کان ابرھیم یھودیا ولا نصرانیا	115
ان اولی الناس بابرھیم للذین اتبعوہ	116
ودت طائفۃ من اھل الکتب	118
ومن اھل الکتب من ان تامنہ بقنطار	122
ان الذین یشترون بعھد اللہ	124
وان منھم لفریقا یلون السنتھم	129
ما کان لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتب	130
واذ اخذ اللہ میثاق النبین	132
افغیر دین اللہ یبغون	135
ومن یبتغ غیر الاسلام دینا	137
ان الذین کفروا بعد ایمانھم	139

بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ سَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾

''پھر آواز دی ان کو فرشتوں نے جب کہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے (اپنی) عبادت گاہ میں کہ بے شک اللہ تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے آپ کو یحییٰ کی جو تصدیق کرنے والا ہوگا اللہ کی طرف سے ایک فرمان کی اور سردار ہوگا اور ہمیشہ عورتوں سے بچنے والا ہوگا اور نبی ہوگا صالحین سے''۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ یہاں ملائکہ سے مراد حضرت جبرئیل امین ہیں (1) ابن جریر نے عبدالرحمٰن بن حماد سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود کی قرأت میں ہے جب جبرئیل امین نے حضرت زکریا کو آواز دی جب کہ وہ اپنے حجرے میں عبادت کر رہے تھے (2)۔

امام ابن منذر اور ابن مردویہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا ملائکہ کو مذکر ذکر کرو پھر یہ آیت تلاوت کی اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى (النجم: 27) وہ اس آیت میں فَنَادَاهُ الْمَلَائِكَةُ پڑھتے۔

امام خطیب نے اپنی تاریخ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (فَنَادَاهُ الْمَلَائِكَةُ) کو تاء کے ساتھ پڑھا۔ ابن منذر نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود قرآن حکیم میں ملائکہ کو مذکر ذکر کرتے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عاصم بن ابی نجود سے نقل کیا ہے کہ وہ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ تاء کے ساتھ پڑھتے ان اللہ کو الف کے نصب کے ساتھ اور يُبَشِّرُكَ کے شین کو مشدد پڑھتے۔

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ثابت سے روایت نقل کی ہے کہ نماز زمین میں اللہ تعالیٰ کی خدمت ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں نماز سے بڑھ کر کوئی فضیلت والی چیز ہوتی تو یہ نہ فرماتا: فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ۔

امام ابن منذر نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ محراب کا معنی نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔

امام طبرانی اور بیہقی نے سنن میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان قربان گاہوں سے بچو یعنی مجالس میں بلند جگہ بیٹھنے سے بچو۔

امام ابن ابی شیبہ نے مصنف میں حضرت موسیٰ جہنی سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک بہتر حالت میں رہے گی جب تک وہ اپنی مساجد میں اسی طرح قربان گاہیں نہ بنائے گی جس طرح نصاریٰ نے قربان گاہیں بنائی تھیں۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ فرمایا ان محاریب (قربان گاہوں) سے بچو۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 292　　2۔ ایضاً

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عبید بن ابی جعد سے روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ کے صحابہ کہا کرتے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی نشانی ہے کہ مساجد میں عبادت کے لئے حجرے بنالیے جائیں گے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ مساجد میں قربان گاہیں بنالی جائیں گی۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ شیر خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپ طاق میں نماز کو ناپسند کرتے تھے۔ ابن ابی شیبہ نے ابراہیم سے روایت نقل کی ہے کہ وہ طاق میں نماز کو مکروہ جانتے تھے۔ ابن ابی شیبہ نے سالم بن ابی جعد سے روایت نقل کی ہے کہ وہ مساجد میں قربان گاہوں کو ناپسند کرتے تھے۔ ابن ابی شیبہ نے کعب سے روایت نقل کی ہے کہ وہ مسجد میں قربان گاہوں کو ناپسند کرتے تھے۔

امام ابن جریر نے حضرت معاذ کوفی سے روایت نقل کی ہے کہ جس نے یُبَشِّرُ کی شین کو شد پڑھا ہے۔ اس وقت یہ بشارت سے مشتق ہوگا۔ اس کا معنی بشارت ہوگا جس نے اسے مخفف پڑھا ہے اور باء پر زبر پڑھی اس وقت اس کا معنی سرور ہوگا (1)۔

امام ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ فرشتوں نے آپ سے بالمشافہ گفتگو کی اور براہ راست حضرت یحیٰ کی بشارت دی (2)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے راویت نقل کی ہے کہ حضرت یحییٰ کا نام یحییٰ اس لئے رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان کے ساتھ زندگی عطا کی (3)۔

امام ابن عدی، دار قطنی نے افراد میں، بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون کو اس کی ماں کے پیٹ میں کافر بنایا اور حضرت یحییٰ کو آپ کی ماں کے پیٹ میں مومن بنایا۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں کلمہ اس لئے نام دیا کیونکہ وہ اللہ کے کلمہ سے پیدا ہوئے (4)۔

امام احمد نے زہد میں اور ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی نے حضرت مریم علیہا السلام سے کہا میں اپنے پیٹ میں وہ پاتی ہوں جو اس کے لئے حرکت کرتا ہے جو تیرے پیٹ میں ہے۔ حضرت زکریا کی بیوی نے حضرت یحییٰ کو اور حضرت مریم نے حضرت عیسیٰ کو جنم دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت یحییٰ حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی تصدیق کرنے والے ہیں (5)۔

امام ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ضحاک سے انہیں الفاظ کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی تصدیق کرنے والوں میں سب سے پہلے حضرت یحییٰ ہیں۔ انہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا کلمہ ہیں۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 294 2۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 295 3۔ ایضاً

4۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 296 5۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 295

حضرت یحییٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خالہ کے بیٹے تھے اور وہ حضرت عیسیٰ سے بڑے تھے(1)۔

امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اسی آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کرنے والے ہیں اور ان کی سنت اور راستہ پر چلنے والے ہیں(2)۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن جریج کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام خالہ زاد بھائی تھے۔ حضرت یحییٰ کی والدہ حضرت مریم سے کہتی میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ تیرے پیٹ میں بچے کو سجدہ کرتا ہے۔ یہی ماں کے پیٹ میں حضرت عیسیٰ کی تصدیق ہے۔ انہوں نے ہی سب سے پہلے حضرت عیسیٰ کی تصدیق کی کلمہ سے مراد حضرت عیسیٰ ہیں اور حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑے ہیں(3)۔

امام ابن جریر نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت یحییٰ کی والدہ حضرت عیسیٰ کی والدہ سے ملیں جب کہ ان کے پیٹ میں حضرت یحییٰ تھے جب کہ حضرت عیسیٰ کی والدہ حضرت عیسیٰ کو اپنے پیٹ میں اٹھائے ہوئے تھیں۔ حضرت زکریا کی زوجہ نے کہا میں دیکھتی ہوں کہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ تیرے پیٹ میں بچے کو سجدہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کا یہی مطلب ہے(4)۔

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے سیدا کی وضاحت میں نقل کیا ہے کہ اس سے مراد حلیم اور متقی ہے(5)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ سید سے مراد اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز ہے(6)۔

امام ابن ابی الدنیا نے ذم الغضب میں اور ابن جریر نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ سیدا سے کہتے ہیں جس پر غصہ غالب نہ آسکے(7)۔

امام ابن جریر نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ سید سے مرد فقیہ اور عالم ہے(8)۔

امام احمد نے زہد میں اور خرائطی نے مکارم الاخلاق میں حضرت ضحاک سے نقل کیا ہے کہ سید سے مراد اچھے اخلاق والا اور حصور سے مراد جو عورتوں سے دور رہتا ہو۔

امام احمد اور بیہقی نے سنن میں حضرت مجاہد سے نقل کیا ہے کہ حَصُوْرًا سے مراد وہ مرد ہے جو عورتوں کے پاس نہ آتا ہو۔

امام احمد نے زہد میں وہب بن منبہ سے نقل کیا ہے کہ آسمان سے ندا کرنے والے نے ندا کی کہ یحییٰ بن زکریا ان کا سردار ہے جنہیں عورتوں نے جنم دیا ہے اور جورجیس شہداء کا سردار ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور امام احمد نے زہد میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ سید سے مراد حلیم اور حصور سے مراد وہ مرد ہے جو عورتوں کے پاس نہیں آتا۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 296 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 297 4۔ ایضاً
5۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 298 6۔ ایضاً 7۔ ایضاً 8۔ ایضاً

امام عبدالرزاق، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ سید سے مراد حلیم اور حصور سے مراد جو عورتوں کے پاس نہ آئے (1)۔

امام احمد نے زہد میں، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حصور سے مراد وہ مرد ہے جسے انزال نہ ہوتا ہو (2)۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور بیہقی نے سنن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حصور سے مراد وہ مرد ہے جو عورتوں کے قریب نہیں جاتا۔ ابن منذر کے الفاظ ہیں جو عنین ہو۔

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے جو بندہ بھی اللہ سے ملاقات کرے گا اس کا کوئی نہ کوئی قصور ہوگا مگر حضرت یحییٰ بن زکریا کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا ان کی شرم گاہ کپڑے کے پلو کی طرح تھی وہ انگلیوں سے اشارہ کرتے (3)۔

اسے امام ابن ابی شیبہ، امام احمد نے زہد میں، ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند سے حضرت ابن عمرو سے موقوف روایت نقل کی ہے جب کہ یہ روایت مرفوع سے بھی زیادہ قوی ہے۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہر انسان اللہ تعالیٰ سے گناہ کی حالت میں ملے گا اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اسے سزا دے گا چاہے گا تو اس پر رحم فرمائے گا مگر یحییٰ بن زکریا کیونکہ وہ سید، حصور اور صالح نبی تھے پھر حضور ﷺ زمین پر پڑے ایک تنکے کی طرف متوجہ ہوئے اسے اٹھایا فرمایا ان کی شرم گاہ اس تنکے جیسی تھی۔

امام طبرانی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چار آدمیوں پر دنیا اور آخرت میں بددعا کی گئی اور فرشتوں نے اس پر آمین کہی (1) وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مذکر پیدا کیا تو اس نے اپنے آپ کو مونث بنایا اور عورتوں کی مشابہت اختیار کی (2) وہ عورت جسے اللہ تعالیٰ نے مؤنث بنایا تو اس نے اپنے آپ کو مذکر پیش کیا اور مردوں کی مشابہت اختیار کی (3) وہ آدمی جو نابینا کو غلط راستے پر لگائے (4) جو مرد حصور بنے اللہ تعالیٰ نے صرف حضرت یحییٰ کو حصور بنایا ہے (4)۔

امام ابن عساکر نے حضرت معاویہ بن صالح سے انہوں نے ایسے راوی سے حدیث نقل کی ہے جس نے حدیث کو مرفوعا ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں نے ایسے آدمی پر لعنت کی ہے جو حضرت یحییٰ بن زکریا کے بعد خود کوشش سے حصور بنا۔

امام ابن جریر نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حصور سے مراد ایسا مرد ہے جو عورتوں کی

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 1، صفحہ 393، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 301

3۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 299

4۔ معجم کبیر، جلد 8، صفحہ 204 (7827) مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم

خواہش نہ رکھتا ہو پھر اپنا ہاتھ زمین پر مارا، ایک گٹھلی اٹھائی اور کہا ان کے پاس ایسی ہی شرمگاہ تھی (1)۔

امام طستی نے اپنی تصنیف ''مسائل'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نافع بن ازرق نے آپ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان حصور کے بارے میں سوال کیا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا جو عورتوں کے پاس نہ جاتا ہو۔ ابن ازرق نے پوچھا کیا عرب بھی اس چیز کو جانتے ہیں تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کیا تم نے شاعر کا شعر نہیں سنا۔

وَحَصُوْرٌ عَنِ الْخَنَا يَامُرُ النَّاسَ　بِفِعْلِ　الْحِرَابِ　وَالتَّشْمِيْرِ

وہ فحش گوئی سے بچنے والا ہے وہ لوگوں کو جنگ کرنے اور اس کی تیاری کا حکم دیتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾

''زکریا کہنے لگے اے رب! کیونکر ہوگا میرے ہاں لڑکا حالانکہ آ لیا ہے مجھے بڑھاپے نے اور میری بیوی بانجھ ہے۔ فرمایا بات اسی طرح ہے (جیسی تم نے کہی) لیکن اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ عرض کی اے میرے رب! مقرر فرما دے میرے لئے کوئی نشانی۔ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ نہ بات کر سکو گے لوگوں سے تین دن مگر اشارہ سے اور یاد کرو اپنے پروردگار کو بہت اور پاکی بیان کرو (اس کی) شام اور صبح''۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت زکریا نے ندا کو سنا تو آپ کے پاس شیطان آیا پوچھا اے زکریا جو آواز تم نے سنی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نہیں تھی یہ تو شیطان کی جانب سے تھی جو تم سے مذاق کرنا چاہتا تھا مگر یہ آواز اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتی تو آپ پر اسی طرح وحی کی جاتی جس طرح دوسرے معاملات میں تیری طرف وحی کی جاتی ہے تو اس موقع پر انہیں شک گزرا تو کہا میرے ہاں بیٹا کیسے ہو سکتا ہے (2)۔

امام ابن جریر نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کے پاس شیطان آیا، اس نے ارادہ کیا کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو مکدر کر دے۔ اس نے پوچھا کیا تو جانتا ہے کہ کس نے تجھے ندا کی تھی؟ تو آپ نے فرمایا ہاں میں جانتا ہوں، میرے رب کے فرشتوں نے نداء کی ہے۔ تو شیطان نے کہا یہ تو شیطان کی جانب سے تھی، اگر یہ ندا تیرے رب کی جانب سے ہوتی تو وہ اپنی ندا کو مخفی رکھتا جس طرح تو نے اپنی ندا کو مخفی رکھا۔ تو اس وجہ سے حضرت زکریا نے عرض کی اے میرے اللہ میرے لئے کوئی نشانی بنا دے (3)۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت شعیب جبائی سے روایت نقل کی ہے کہ یحیٰ کی ماں کا نام اشیع تھا (4)۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 300　2۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 302　3۔ ایضاً　4۔ ایضاً